بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة يوسف

(۵)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ وَمَا كُنۡتَ لَدَيۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡٓا اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾

وَمَآ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسۡئَلُهُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ

یہ (سرگذشت) غیب کی خبروں میں سے ہے، اِسے ہم تمھاری طرف وحی کر رہے ہیں، (اے پیغمبر)۔ تم اُس وقت اُن کے پاس موجود نہ تھے، جب یوسف کے بھائیوں نے اپنا ارادہ پختہ کر لیا تھا اور وہ (اُس کے خلاف) سازش کر رہے تھے۔ ۱۰۲

(اِس کے باوجود) اِن لوگوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ تم خواہ کتنا ہی چاہو، وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔[۱۲۴] تم اِس (خدمت) پر اُن سے کوئی اجر نہیں مانگ رہے ہو (کہ وہ گریز و فرار کی راہیں

۱۲۴؎ یعنی اِس کے باوجود ایمان لانے والے نہیں کہ اِس وقت تم ایک ایسی سرگذشت اُنھیں سنا رہے ہو جو بجاے خود اِس بات کا ثبوت ہے کہ تم خدا کے پیغمبر ہو، اِس لیے کہ تمھارے لیے یہ غیب کی ایک خبر ہے۔ تم اُس وقت موجود نہیں تھے، جب یہ واقعہ پیش آیا، لیکن تم نے اِس صحت کے ساتھ اِسے سنایا ہے کہ لوگوں میں انصاف ہو تو اِس سے وہ بائیبل کے بیانات کی تصحیح کر سکتے ہیں جن میں تاریخی غلطیاں بھی ہیں اور قصے کے بعض قیمتی اجزا حذف بھی

اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا وَهُمۡ عَنۡهَا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوۡۤا اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ غَاشِيَةٌ مِّنۡ عَذَابِ اللّٰهِ اَوۡ تَاۡتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾

تلاش کریں)۔ یہ تو صرف ایک یاددہانی ہے دنیا والوں کے لیے۔ (وہ تم سے نشانی مانگتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ) زمین اور آسمانوں میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے وہ گزرتے ہیں اور اُن کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ اُن میں سے اکثر خدا کو اِسی طرح مانتے ہیں کہ ساتھ ہی اُس کے شریک ٹھیراۓ ہوئے ہیں۔ پھر کیا وہ (اپنے اِن شریکوں پر بھروسا کرکے) مطمئن ہو گئے ہیں کہ اُن پر خدا کے عذاب کی کوئی آفت آ پڑے یا اُن پر اچانک قیامت آ جائے اور وہ اُس سے بالکل بے خبر ہوں۔ ۱۰۳-۱۰۷

اِن سے صاف صاف کہہ دو، یہ میری راہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت کے ساتھ، میں بھی اور وہ بھی جو میری پیروی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اللہ (شرک کی تمام آلایشوں سے) پاک ہے[۱۲۵] اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ ۱۰۸

کر دیے گئے ہیں جنھیں بجا طور پر اِس قصے کی جان کہا جا سکتا ہے۔ تمھاری زبان پر جو کچھ جاری ہوا ہے، اُس کا ایک ایک لفظ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف جیسے جلیل القدر پیغمبروں کی سیرت کے شایانِ شان اور عقل و فطرت کے مطابق ہے۔ تمھارے مخاطبین اگر بائیبل اور تالمود کے متقابل رکھ کر اِسے دیکھیں تو خود پکار اُٹھیں گے کہ یقیناً یہ تمھاری طرف وحی کیا گیا ہے، یہ بائیبل یا تالمود کا چربہ نہیں ہے۔

۱۲۵؎ اِس سے وہ آلایشیں مراد ہیں جو مشرکانہ عقیدے کا لازمی تقاضا اور شرک کا منطقی نتیجہ ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡٓ اِلَیۡهِمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰی اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا
فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَیۡرٌ
لِّلَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا اسۡتَیۡئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ قَدۡ کُذِبُوۡا
جَآءَهُمۡ نَصۡرُنَا فَنُجِّیَ مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا یُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۱۰﴾
لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی وَلٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ
الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَتَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّهُدًی وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾

(اِنھیں تعجب ہے کہ ایک آدمی رسول بن کر آ گیا ہے)۔ تم سے پہلے بھی، (اے پیغمبر)، ہم نے جتنے رسول بھیجے، سب اِنھی بستیوں کے رہنے والے آدمی ہی تھے، ہم اُن کی طرف وحی کرتے تھے۔ پھر کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ اُن لوگوں کا انجام کیا ہوا جو اِن سے پہلے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت کا گھر اُن لوگوں کے لیے کہیں بہتر ہے جنھوں نے تقویٰ اختیار کر لیا ہے۔ پھر کیا سمجھتے نہیں ہو؟ (یہ عذاب کے لیے جس طرح جلدی مچا رہے ہیں، اِن سے پہلے بھی اِسی طرح مچاتے رہے)، یہاں تک کہ جب (اُن کے) رسول (اُن سے) مایوس ہو گئے اور وہ بھی خیال کرنے لگے کہ اُن سے جھوٹ کہا گیا تھا (کہ اُن پر کوئی عذاب آنے والا ہے) تو ہماری مدد پیغمبروں کو پہنچ گئی۔ پھر اُن کو بچا لیا گیا جنھیں ہم چاہتے تھے (کہ بچا لیں) اور مجرم لوگوں سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔ اُن کی سرگذشتوں میں عقل والوں کے لیے بہت کچھ سامان عبرت ہے۔ یہ (قرآن) کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں ہے، بلکہ جو اِس سے پہلے موجود ہے، اُس کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل (جو ہدایت کے لیے ضروری ہے) اور اُن لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت جو ماننے والے ہیں[۱۲۶]۔ ۱۰۹-۱۱۱

۱۲۶؎ یعنی آغاز کے لحاظ سے ہدایت اور انجام کے لحاظ سے رحمت۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com